Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم : جمعہ ۴ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ ۲۷ ہجرت ۱۳۳۴ ہش * ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء نمبر ۱۲۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

زیورچ میں عید الفطر کی تقریب۔ نماز میں سوئٹزرلینڈ، مصر، ہنگری، یوگوسلاویہ اور پاکستان کے احباب کی شرکت

ربوہ ۲۶ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور زیورچ میں عید الفطر کی تقریب کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کی طرف سے کل ترتیب وار جو تاریں موصول ہوئیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

(۱) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲۴ مئی بوقت دس بجے شب "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو آج صبح کسی حد تک معدے کی تکلیف کی وجہ سے بے چینی رہی لیکن دوپہر کے بعد طبیعت بفضلہ بہتر ہو گئی۔ حضور عید کی نماز نہیں پڑھا سکے تاہم حضور نے سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب کو جو عید کی نماز پڑھنے کے لئے آئے ہوئے تھے مختصر سی ملاقات کا شرف بخشا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد کامل صحت عطا کرے — مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری"

(۲) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲۴ مئی ایک بجے بعد دوپہر: "آج یہاں عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ناسازیٔ طبع کے باعث عید کی نماز نہیں پڑھا سکے۔ اس لئے خطبہ خاکسار نے دیا۔ سوئٹزرلینڈ، مصر، ہنگری، یوگوسلاویہ اور پاکستان کے مسلمان احباب نے نماز میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر جو احباب آئے ہوئے تھے حضور ایدہ اللہ نے ان کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور ان سے گفتگو فرمائی جسے ریکارڈ کیا گیا — شیخ ناصر احمد مبلغ سوئٹزرلینڈ" احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

لندن مسجد میں عید الفطر کی تقریب۔ نماز میں قریباً چار سو افراد کی شرکت

"احمدیت دنیا میں اسلام کے روشن مستقبل کی ضامن ہے" امام مسجد لندن کا خطبہ عید الفطر

لندن ۲۵ مئی (بذریعہ تار) کل مورخہ ۲۴ مئی کو لندن مسجد میں عید الفطر کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ قریباً چار سو حضرات نے نماز اور دعوتِ طعام میں شرکت کی۔ نماز لندن مسجد کے امام مکرم مولود احمد خان صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے روزوں کی اہمیت بیان کرنے کے علاوہ اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ احمدیت اسلام کے روشن مستقبل کی ضامن ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف سے اقتباسات پیش کر کے اس امر کو اچھی طرح واضح فرمایا کہ اب وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب روئے زمین پر بسنے والے تمام آدم زادوں کے لئے ایک ہی کتاب ہوگی یعنی قرآن مجید اور ایک ہی رسول ہوگا۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ تقریب کے انتظامات خاطر خواہ تھے۔

(نامہ نگار)

مکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت

ربوہ ۲۵ مئی۔ سیرالیون سے مکرم مولانا مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات کی خبر موصول ہونے پر پچھلے دنوں اساتذہ اور طلبہ جامعۃ المبشرین کے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل تعزیتی ریزولیوشن پاس ہوا۔

"جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلبہ کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم مولانا مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور مرحوم کے جملہ لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ بنائے۔ مولوی صاحب موصوف کو جس طرح ایک لمبا عرصہ شاندار طور پر خدمت دین کا موقعہ ملا ہے۔ وہ قابل صد رشک سعادت ہے اور آپ کا میدان عمل میں جام شہادت نوش کرنا آپ کے اعزاز کو اور بھی نمایاں کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس شاندار قربانی کو بعد میں آنے والوں کے لئے نیک نمونہ بنائے۔ اور آپ کا نام رہتی دنیا تک فخر کے ساتھ لیا جاتا رہے۔ اللّٰھم آمین"

امریکی اقتصادی امداد انعام نہیں

واشنگٹن۔ ۲۷ مئی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلیس نے کل ایوان نمائندگان کی غیر ملکی امدادی کمیٹی کے روبرو تقریر کرتے ہوئے ہندوستان اور بعض دوسرے ایسے ممالک کو امریکی اقتصادی امداد دینے کی حمایت کی۔ جو امریکی پالیسیوں سے "غیر جانبدارانہ یا سرد مہرانہ" رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ امریکی اقتصادی امداد ایسے ممالک کو انعام کے طور پر نہیں دی جاتی جو امریکہ کے اشاروں پر چلنے کی حامی بھریں۔

ہم کسی دوسرے ملک نے اپنے ہمسر بننے کی درخواست نہیں کی ہے۔

مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے اقتصادی امور کی علاقائی کانفرنس شروع ہو گئی

کانفرنس میں چودہ ممالک کی شرکت ان میں ایران، ترکی، پاکستان اور ہندوستان بھی شامل ہیں

بیروت ۲۶ مئی۔ کل یہاں مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے ۱۴ ملکوں کی ایک کانفرنس شروع ہوئی جس میں اس علاقے کے اقتصادی امور کا مکمل جائزہ لیا جائے گا۔ شرکت کرنے والے ممالک میں مصر، لبنان، شام اور اردن کے علاوہ ایران، ترکی، پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ کانفرنس حکومت لبنان کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے۔ لبنان کے صدر جناب کامل شمعون نے کل اس کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے اس کانفرنس کے انعقاد کو مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ قرار دیا اور اس علاقے کے اقتصادی مسائل کا جائزہ لینے اور لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنے کی اہمیت پر زور دیا

روسی سائنسدانوں کو لنکا آنے کی اجازت نہیں ملی

کولمبو ۲۶ مئی۔ حکومت لنکا نے روس کی یہ درخواست مسترد کر دی ہے کہ اگلے ماہ سورج گرہن کا مشاہدہ کرنے کے لئے سات روسی سائنسدانوں کو لنکا آنے کی اجازت دی جائے۔ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلاوالا نے کہا ہے کہ سائنسی امور کے مقابلہ میں ہمارے نزدیک لنکا کی سلامتی مقدم ہے۔ انہوں نے مزید کہا

روسی فوجوں نے پورٹ آرتھر خالی کر دی

پیکنگ ۲۶ مئی۔ روسی فوجوں نے پورٹ آرتھر کو مکمل طور پر خالی کر دیا ہے۔ روس نے فروری ۱۹۵۰ء کے معاہدے کے تحت پورٹ آرتھر کو چین کی عوامی حکومت کا حصہ تسلیم کر لیا تھا اس معاہدے کے مطابق ہی روسی فوجوں کا انخلاء عمل میں آیا ہے۔

آسٹریا سے قابض فوجوں کا انخلاء

وی آنا ۲۶ مئی۔ آسٹریا سے روس کی قابض فوجوں کو ہٹانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ بعض حلقوں سے فوجیں بالکل ہٹائی جا چکی ہیں اور بعض حلقوں سے فوجیں ہٹانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ [illegible] کی رو سے [illegible]

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کروا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء

اسلام امن کا پیغام ہے

(۲)

ذیل میں ہم ایک سوال کے جواب میں مولانا حکیم محمد اسحاق دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے جو کچھ فرمایا ہے درج کرتے ہیں:۔

اس بارے میں مسلک حق یہ ہے کہ نماز زکوٰۃ کی طرح اسلامی حکومت کا قائم کرنا اور اس کی دعوت دینا بشرط استطاعت فرض و مامور ہے۔ اور بلا عذر شرعی بوقت ضرورت اس کا ترک معصیت ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ترک صلوٰۃ معصیت ہے۔ نص کا مطالبہ اصولاً صحیح نہیں ہے۔ کیا اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ کی طرح واقیموا الجمعہ دکھانے کا مطالبہ صحیح کہا جا سکتا ہے اور کیا فرضیت جمعہ میں کوئی کلام ہو سکتا ہے؟ یہ اصولی بات ہے۔ ورنہ مندرجہ بالا مسلک حق قرآن مجید حدیث نبوی اور اجماع امت سے ثابت ہے پہلے قرآن مجید پر نظر کیجئے

(۱) واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم وآخرين من دونهم (انفال)

اور اہل کفر کے مقابلہ کے لئے حسب استطاعت قوت اور گھوڑے وغیرہ تیار رکھو۔ جس سے تم اپنے اور اللہ کے دشمن اور اس کے علاوہ دوسروں کو مرعوب کئے رہو۔

اعداد قوت کا فرض ہونا آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر کیا تنظیم قوت میں داخل نہیں ہے؟ لفظی تبدیلی کر دیجئے۔ تو نظام حکومت کا قائم کرنا اور اگر قائم ہو۔ تو اسے باقی رکھنا "قوة" کے ماتحت داخل ہو کر بلکہ قوتوں کا سرچشمہ ہونے کی وجہ سے اس کا اعلیٰ فرد بن کر مامور بہ اور فرض قرار پاتا ہے ترهبون پر غور فرمایئے۔ تو اس آیت سے اس مدعا کی دوسری دلیل بھی ہاتھ آ جاتی ہے۔

(۲) قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله ولا يدينون دين الحق من الذين اوتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون (توبہ رکوع ۴)

اہل کتاب جو کہ نہ اللہ پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور نہ قیامت کے دن پر نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ اور نہ سچے دین کو قبول کرتے ہیں۔ ان سے یہاں تک لڑو کہ وہ ماتحت بن کر جزیہ دینا منظور کریں۔

اہل باطل و اہل کفر کو صاغر بنانے کی کیا صورت ہے؟ اس کی شکل اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اقتدار اہل اسلام کے ہاتھوں میں ہو جس چیز کے لئے قتال کا حکم دیا جائے۔ اس کی فرضیت بھی محتاج تصریح ہے؟" (ہفت روزہ المنیر لائلپور ۱۰ مئی ۱۹۵۵ء)

سوال جس کے جواب میں مولانا نے فرمایا ہے حسب ذیل ہے۔

"مسلم یا غیر مسلم کسی حکومت کے مقابلہ میں یا بجائے خود اسلامی حکومت یا خلافت کی دعوت و اقامت واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وغیرہ بہت سے دیگر فرائض و مامورات کی طرح قرآن و حدیث کی کن نصوص سے فرض یا مامور ہے۔ سوال مامور ہونے کا ہے۔ نیز جہاد و قتال کی فرضیت حکومت قائم ہو جانے کے بعد ہے یا حکومت قائم کرنے کے لئے؟"

(المنیر لائلپور ۱۰ مئی ۱۹۵۵ء)

اس میں بنیادی غلطی یہ کی جاتی ہے۔ کہ ہر غیر مسلم کو اسی طرح کا فر سمجھ لیا جاتا ہے۔ جس کا ان آیات میں ذکر ہے۔ اور جس کی خصوصیات اسی مقام میں بیان کی گئی ہیں ان آیات میں صرف ان خصوصیات کے کافر مراد ہیں۔ جنہوں نے حق کو تلوار کے زور سے دبانا چاہا۔ اور باوجود ان کے ساتھ نرمی کا لگاتار سلوک کرنے کے وہ اپنی جارحانہ سرگرمیوں سے باز نہیں آئے جن کے متعلق سورہ التوبہ کے آغاز میں براءۃ کا اعلان کیا گیا ہے۔ سورۂ انفال اور سورہ توبہ میں ایسے ضدی معاندین کا ذکر اور ان کے ساتھ سلوک کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ بالجبر حکومت اسلامی قائم کرنے کا عقیدہ رکھنے والے اہل علم حضرات ان تمام باتوں اور کفار کی ان تمام خصوصیات کو جن کی وجہ سے سورۂ انفال اور سورہ توبہ میں یہ آخری احکام ان کے متعلق میں صادر کئے گئے ہیں فراموش کر دیتے ہیں۔ اور کافر کے معنے بلا شرط اور مطلق طور پر لے کر نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ "لا تقربوا الصلوٰۃ" والا مشہور ظریفانہ قول ہے۔ انشاء اللہ ہم ان آیات کریمہ کی مزید وضاحت کرنے کی کوشش کریں گے اور بتلائیں گے کہ کن حالات میں خنجر آزمائی پر مجبور ہو جانا ہے۔ اور ایسی آیات کا مطلق اطلاق جائز نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے وسیع معانی کو جہاد بالسیف کے محدود احاطہ میں مقید کر کے ہمارے بعض اہل علم حضرات نے بہت غلطی کی ہے اور وہ واسطہ اسلام کے خلاف دنیا میں تنفر پیدا کرنے کا باعث ہوئے ہیں۔

نہیں اپنا کیا احکم الحاکمیں بھی

از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب گوئیکی

گواہوں کی صف میں ہیں زیتوں بھی تیں بھی
ہے آیا شہادت کو شہر امیں بھی

بطور گواہ پیش ہے طور سینین
ہیں دلداد سنتے فلک بھی زمیں بھی

کہا حق نے ہم نے بنایا ہے انساں
ہے قامت میں وہ سربلند و حسیں بھی

نگاہ اس کی ہے نور حق سے منور
وہ باریک بیں بھی ہے اور دور بیں بھی

اداؤں میں اس کی عجب دلکشی ہے
جنہیں دیکھ کر چین پائیں حزیں بھی

وہ پیدا رہ کی سنتا ہے مخفی صدائیں
نہ سن پائیں جن کو خلا کے مکیں بھی

کشش اس کے حسن اور احسان کی ہے
کہ ہے ہمکلام اس سے روح الامیں بھی

وہ مسجود کون و مکاں بھی ہے لیکن
مزین ہے سجدوں سے اس کی جبیں بھی

یہ کہہ کر گواہوں سے پھر حق نے پوچھا
ہے ایسا حسیں تم نے دیکھا کہیں بھی

گواہ اور کچھ پاک فطرت پکارے
نہیں ایسا واللہ دیکھا کہیں بھی

گواہوں کی تائید پر ایک جانب
پڑا ایسا غل جس سے لرزی زمیں بھی

سیہ کار تھے خاک اتنی اڑاتے
کہ ہو جاتا مستور مہر مبیں بھی

کئے ایسے مکروہ افعال برپا
اجازت نہ دے جن کی خود ان کا دیں بھی

وہ نظارہ کچھ ایسا مدہوش کن تھا
لرزنے لگے جس سے کچھ اہل دیں بھی

وہ گھبرا کے کہنے لگے زلزلے میں
کہاں آج ہیں مالک یوم دیں بھی

وہیں اک سنا نغمہ آسمانی
نہ شیریں تھا اس طور کا انگبیں بھی

نہ گھبراؤ دوڑے ہوئے آ رہے ہیں
فرشتے بھی اور رحمت عالمیں بھی

دعاؤں میں ہوں کیا نہیں دیکھتے ہو
ہے تر آنسوؤں سے مری آستیں بھی

یہ مانا کہ مخلوق ساری ہے دشمن
نہیں اپنا کیا احکم الحاکمیں بھی

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از مکرم پیر معین الدین صاحب

کہتا تو ہوں لے ہمنشیں
پر اس حسیں کو بالیقیں
ہے مدحِ فخر المحسنیں
وہ ہادیٔ راہِ یقیں
وہ رب حسینوں سے حسیں
ہر فعل اس کا دلنشیں
حق ہے کہ وہ حق تو نہیں
جہاں نوازی اس کا دیں
دیکھیں جو وہ نورِ جبیں
ہے کس قدر وہ بدلعیں
قرباں شدن ہر آں حسیں
ہیں اور بھی یوں تو حسیں
اس سا مگر کوئی کہاں
یارِ نہاں ہیں وہ نہاں
اس کی چمک سے ضو فشاں
ہو اس سے بڑھ کر کیا نشاں
وہ نیّرِ کون و مکاں
ہر اک پہ لطفِ دلستاں
وہ مایۂ ہر ناتواں
ہے برتر از وہم و گماں
یک نگہ آں شاہِ جہاں
وہ نورِ چشمِ عاشقاں
تسکینِ دل آرامِ جاں
ہے کیا خلیق انساں وہ
ہے معرفت کی کان وہ
ہے قلب کا ارمان وہ
شیریں زباں شیریں دہن
تھے خوں کے پیاسے جیکے من
نے شوقِ جاں نے فکرِ تن
وہ پاک طینت خوش خصال
وہ پیکرِ علم و کمال
بچپن سے تا یومِ وصال
بھائے نہ اس کو ملک و مال
ہے کس قدر عالی مقام
"اوصاف کیا کیجئے رقم
ہے رب کو بھی غم بیش و کم
وہ کشتۂ خلقِ خدا
وہ ہادیٔ راہِ ہدیٰ
وہ مظہرِ حق العُلیٰ
وہ کس قدر خوش بخت تھا
کیا جانئے کیا درد تھا
کی اس نے اپنی جاں فدا
وہ چشمۂ فیضِ خدا
وہ پیکرِ صدق و صفا
وہ مستِ ذاتِ کبریا

ہیں نعتِ خیر المرسلیں
تعریف کی حاجت نہیں
خود جانے فخر ہر متیں
وہ رحمۃ للعالمیں
وہ نور افشاں مہ جبیں
اور قابلِ صد آفریں
ہے حق نما پر بالیقیں
وہ پاک و صدیق و امیں
ہوں مہر و مہ بھی شرمگیں
جو اس پہ بھی ہے نکتہ چیں
اک رتِ دیں و اوجِ دیں
ہیں ماہ وش اور نازنیں
ہے مدح سے قاصر زباں
یارِ نہاں اس سے عیاں
ساری زمین و آسماں
ہے امّی و معجز بیاں
وہ بادشاہِ دو جہاں
مرہونِ احساں کل جہاں
پشت و پناہِ بیوگاں
شانِ شہِ کون و مکاں
بخشد حیاتِ جاوداں
وہ دلربا کے دلبراں
کیا کیا کریں خوبی بیاں
ہے سر بسر قرآن وہ
انسانیت کی شان وہ
ہے درد کا درمان وہ
بولے تو برسے یاسمن
وہ انکی خدمت میں مگن
بس ایک مولیٰ کی لگن
وہ سر بسر حسن و جمال
وہ صاحبِ جاہ و جلال
ہر رنگ اس کا بے مثال
بھایا تو حسنِ ذوالجلال
خود ہے مسیح اسکا غلام
چلتا نہیں زورِ قلم"
پر اس کو تھا عالم کا غم
وہ بے کسوں کا آسرا
وہ سالکوں کا راہ نما
وہ مصطفیٰ وہ مجتبیٰ
تھا وہ محبوبِ خدا
جو اس کے دل میں تھا بسا
تا دوسروں کا ہو بھلا
وہ بادشہ جود و سخا
وہ ایک لعلِ بے بہا
وہ اس پہ سو جاں سے فدا

اس نے دیا دل سے مٹا
یادِ صنم اس کی غذا
ہر بات اس کی کیمیا
وہ دشمنِ کبر و ریا
جو اس کا دیوانہ ہوا
جو اس کا پروانہ ہوا
وہ دل ہے کیا دل ہمنوا
وہ جاں بھی کیا جاں بے بہا
وہ عاشقِ پروردگار
آقا مگر خدمت گزار
بھولے وہ سارے مرغزار
چھائی تھی شبِ تاریک و تار
ہم مشرک و بدکار تھے
ہم قتل میں ہشیار تھے
آپس میں ہی دو چار تھے
یوں محوِ ناؤ نوش تھے
ایسے میں با فضلِ خدا
اس نے دیا آبِ بقا
اور کر دیا با آب و تاب
ہم اس کے دم سے ہیں جناب
یاں وہ امیدِ شیخ و شاب
وہ لے کے آیا جو کتاب
اس نے کیا حق بے نقاب
اس سے بجھی پیاسوں کی پیاس
اس پاک خو کے لطف سے
جو تھے بتوں کو مانتے
جو جاہل و نادان تھے
جو اندھے تھے بینا ہوئے
گونگوں کے ہونٹوں سے بہے
جو تھے زمینی کل تلک
تھی جن کی گھٹی میں پلی
مے یوں انہوں نے چھوڑ دی
وہ ہو گئے مستِ نگار
بھولے بجز یادِ خدا
ہمراز قصہ مختصر
تھا وہ ہمارا راہبر
وہ صاحبِ علم و ہنر
اس پہ چلے تیغ و تبر
پر اس کو جب طاقت ملی
یہ شان عفو و رحم کی
اس نے سکھا کر بندگی
وہ اوجِ حسن و دلبری
کیا جانئے کیا چیز تھی
جتنی زیادہ ہم نے پی
خواہ کتنا ہی چاہے کوئی

ہر نقش جز نقشِ خدا
وہ غیر غیر دلبر با
مٹی کو بھی کر دے طلاء
وہ دوستدارِ اتقا
دنیا سے بیگانہ ہوا
وہ رشکِ صد مشعل بنا
اسیر نہ جو قرباں ہوا
اسیر نہ جو ہو دے فدا
وہ مظہرِ ذاتِ نگار
وہ بادشاہ و خاکسار
دیکھے جو اس رخ کی بہار
اس سے ہوا دل آشکار
ہم سرکش و مے خوار تھے
ہر ظلم پر تیار تھے
انسانیت کی عار تھے
بے ولولے نہ جوش تھے
وہ مہرباں ظاہر ہوا
لایا نوید جاں فزا
ذرّوں کو کر کے آفتاب
درگاہِ حق میں بار یاب
واں وہ شفیع روزِ حساب
ہے آفتاب و ماہتاب
اس سے کھلے عرفاں کے باب
اس سے بندھی ہر دل کی آس
برسوں کے مردے جی اٹھے
وہ حق پہ قرباں ہو گئے.
اک دہر کے راہبر بنے
جو بہرے تھے سننے لگے
چشمے مٹے عرفاں کے
اڑنے لگے سوئے فلک
مستی شرابِ ناب کی
جیسے کبھی پی ہی نہ تھی
ایسے ہوئے کچھ ہشیار
وہ ہر مراد و مدعا
ہے یہ شہادت معتبر
بیمارِ جاں کا چارہ گر
اس سا نہیں آتا نظر
پہنچائے غیروں نے ضرر
اُف تک نہیں اس نے کبھی
دیکھی نہ دیکھیں گے کبھی
ہم کو عطا کی سروری
وہ انتہائے عاشقی
وہ مے جو اس ساقی نے دی
اتنی ہی کچھ خواہش بڑھی
کم ہو نہیں سکتی کبھی

اس روئے روشن کی چمک
مر جس پہ دھنتے ہیں ملک
ہیں دام میں اسکے اسیر
اسکے عدو خوار و حقیر
وہ مہرِ نو بدرِ منیر
اے میرے مرشد میرے پیر
کیا کیا لگے ہیں غم کے تیر
اے میرے پیارے مصطفیٰ
اے میرے دل کے مدعا
ہے جب سے دیکھا رخ ترا
اے نور افشاں جانِ تو
ہستم محامد خوانِ تو
رشکِ جہاں غلمانِ تو
در حیرتم از شانِ تو
وز وسعتِ عرفانِ تو
اے عشقِ حق ایمانِ تو
سوزد بیادِ جانِ تو
دانی تو اے جانانِ من
ہستی تو اے درمانِ من
اے دلستانِ خوبرو
ہے مجھ کو تیری جستجو
ہے مدتوں سے آرزو
اے راحتِ جان و دلم
کب تک رہے گی غیریت
ہے ہجر میں بیتاب دل
میں مر رہا ہوں آ بچا
اب پیاس اس دل کی بجھا
آ مجھ کو سینے سے لگا

وہ ضو فشانی وہ دمک
حیرت سے تکتا ہے فلک
کیا بادشہ اور کیا فقیر
اسکے صحابہؓ بے نظیر
ہر رنگ اس کا دلپذیر
ہوں جب سے الفت میں اسیر
آ دیکھ میرے دل کو چیر
اے راحتِ جاں دلبرا
اے درد کی میرے دوا
ایں جان و دل تجھ پر فدا
ہر ذرہ ام قربانِ تو
ہمہ دیدہ ام احسانِ تو
ہر لفظِ شایانِ تو
از خوبیٔ پنہانِ تو
ویں قوتِ برہانِ تو
روشن روئے تابانِ تو
ایں بندۂ گریانِ تو
دردو غمِ پنہانِ من
لطفے بکن اے جانِ من
اے پاک طینت پاک خو
ہر دم ہے دل میں تو ہی تو
لا ساقیا جام و سبو
اے جانِ جاں اے دلبرم
ہاں تا بکے بیگانگت
اک ماہیٔ بے آب دل
"اس سیلِ غم سے کر رہا"
ہاں حسرتیں ساری مٹا
آ گود میں مجھ کو بٹھا
تا دل کہے ہو کر فدا
صلِ علیٰ صلِ علیٰ

مبلّغین سلسلہ کی یاددہانی کیلئے

نظارت ہذا کی طرف سے علاوہ انفرادی طور کے اخبار الفضل میں متعدد بار اعلان کر دیا جا چکا ہے کہ مبلغین اپنی سالانہ رپورٹ ہائے کارگذاری از ۱/۵/۵۴ تا ۳۰/۴/۵۵ مئی ۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں واضح اور خوشخط تیار کر کے بصیغہ رجسٹری نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ لیکن اس وقت بعض مبلغین کی طرف سے مطلوبہ رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ھذا ان مبلغین کو جنہوں نے ابھی تک اپنی سالانہ رپورٹ نہیں بھجوائی بطور یاددہانی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ فوراً مطلوبہ رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

نظریۂ ارتقاء اور قرآنی موقف

(۲)

(از مکرم محمد احمدؐ صاحب حامی ایم۔ ایس۔ سی واقف زندگی)

آغازِ حیات

اس پس منظر کو بیان کرنے کے بعد ہم ابتدائی نظریۂ ارتقا اور سائنس کی تازہ ترین تحقیقات، کو تفصیل سے قرآن مجید کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

سائنس کی پیش کردہ تحقیق کی رو سے کرۂ ارضی سورج کے سدیم سے الگ ہو کر رفتہ رفتہ سرد ہؤا۔ (زمین اور نظامِ شمسی کی ابتداء اور اس کے متعلق قرآن مجید کا بیان ایک علیحدہ مفصل مضمون کا متقاضی ہے) اس کی سطح پر مسلسل زلازل سے تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ پہاڑ نمایاں ہوئے۔ آبی بخارات منجمد ہوئے۔ اور پانی سطح زمین پر نشیب میں اکٹھا ہو گیا۔ اور جب یہ کرہ اس درجہ حرارت تک پہنچا۔ کہ جہاں زندگی ممکن ہو سکے۔ تو "کرۂ ارض پر پانی میں زندگی کا آغاز ایک نہایت ہی مہین اور ماورائے خورد بینی ذرۂ حیات سے ہؤا"۔

یہ ذرہ اپنے اندر زندگی کی پوری خواص رکھتا تھا۔ یہ ذرہ کہاں سے آیا؟ اس کے متعلق جو نظریے پیش کئے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱) پولین کا خیال تھا۔ ابتداء میں سورج کی روشنی اور کیچڑ کے امتزاج سے زندگی کا آغاز ہؤا۔

(۲) پروفیسر جے بی ایس ہالڈین کی رائے میں ابتداء میں سورج کی بالائے بنفشی شعاعیں (Ultravoilet rays) جب بعض غیر نامیاتی مرکبات پر پڑیں۔ تو ان کی ترکیب (Synthesis) سے ذرۂ حیات بنا۔

(۳) ایک عرصہ تک خود روئیدگی (Spontaneous generation) کا نظریہ مسلم رہا۔ اس کی رو سے پہلے سے موجود معدنی مرکبات کسی نامعلوم وجہ سے خود بخود جاندار اشیاء میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی برسات کے موسم میں حشرات کی زیادتی اور دہی اور گوبر کے آمیزہ میں بچھوؤں کی پیدائش کے متعلق ایک اوٹ پٹانگ نظریہ اسی قسم کا پایا جاتا ہے۔ تازہ ترین تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہر جاندار دوسرے جاندار سے پیدا ہوتا ہے۔ زندگی زندگی سے پھوٹتی ہے اور نئے سرے سے بغیر ماں باپ کے کسی جاندار کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔

(۴) سر آلیور لاج نے کہا کہ "ایتھر زندگی سے معمور ہے" اور زندگی کی یہ لہر پودوں اور جانوروں کے اعضاء میں حرکت کر رہی ہے۔

(۵) یہ بھی کہا گیا۔ کہ کرۂ ارض کے پڑوس کے اجرام میں زندگی پہلے سے موجود تھی۔ اور اس میں سے کوئی خلیہ (cells) محفوظ بیج (Spore) کی شکل میں فضائے ارضی میں داخل ہو گیا۔ اور نمی ملنے پر روئیدگی عمل میں آئی۔ اور یوں سلسلۂ حیات جاری ہؤا۔

(۶) اس ضمن میں تازہ ترین تحقیقات یہ ہے۔ کہ جو ابتدائی ذرہ اس کرۂ ارضی پر زندگی کا پیام لے کر آیا۔ وہ نہ تو کوئی یک خلیہ جاندار تھا، اور نہ ہی کوئی جرثومہ بلکہ نو دریافت جراثیم خور اجسام (Bacterio phage) اس کی ابتدائی شکل تھے۔ یہ اجسام انتہائی طاقت کی خورد بین سے بھی نظر نہیں آ سکے۔ لیکن اپنی فاعلیت کے اظہار سے اپنی ہستی منوا رہے ہیں۔

لیکن یہ اجسام بھی کہاں سے آئے؟ اس کے متعلق سائنس قطعاً اندھیرے میں ہے۔ اور اس اندھیرے میں بہت دیر تک بھٹکنے کے بعد آخر سائنس نے اس بارہ میں اپنے عجز کا کھلا اعتراف کر لیا۔ سر ای رے لینکسٹر نے لکھا کہ:۔

We can not Know or even can hope to know or conceive of the possibility of knowing whence the mechanism of nature has come, why it is there, whither it is going and what there may or may not be beyond or beside it which our senses are incapable of appreciating. These things are not esplained by seince and never can be.
(The Miracle of life) (PP 11)

ترجمہ:۔ ہمیں ہرگز یہ معلوم نہیں۔ اور نہ ہی معلوم کرنے کی کوئی امید اور امکان ہے۔ کہ کارخانۂ قدرت کا آغاز کہاں سے ہؤا۔ کیوں ہؤا اور اس کا انجام کیا ہے۔ اس سے ماوریٰ یا متوازی کیا نظام ہیں۔ جو ہمارے حواس کی پہنچ سے بالا ہیں۔ سائنس ان حقائق پر روشنی ڈالنے سے اور آئندہ کے متعلق کچھ کہنے سے قطعاً قاصر ہے۔ "نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم"!

لیکن اس مایوسی کے اندھیرے میں لارڈ کیلون نے نورِ ازل کی ایک شعاع دیکھی۔ اور چلا اٹھا۔

"یہ خیال کرنا سراسر حماقت ہے۔ کہ کائنات میں زندگی کا آغاز اور تسلسل کسی خالق کے بغیر ممکن ہے۔ کارخانۂ قدرت میں فطرت کے حیران کن مناظر پکار پکار کر اس قادر و توانا اور حی و قیوم خالق کی شہادت دے رہے ہیں" (دی سر آکل آف لائف جلد ۲)

قرآنی نظریہ

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آغازِ حیات کا ذکر فرما کر اس کی ارتقائی ترقی کی خبر دی ہے۔ اور انسان کو بار بار اس کی ابتدائی ذلیل حالتوں کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اسلوب بیان کے لحاظ سے قرآن حکیم نے عموماً انسان ہی کو مخاطب کیا ہے۔ آغاز خلق کے متعلق فرمایا۔

ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما۔ وجعلنا من الماء کل شیءٍ حیٍّ ط (انبیاء ع ۳)

یعنی ابتداء میں ارض و سماء کے اجرام ایک ہی ہیولیٰ میں مدغم تھے۔ ہم نے انہیں جدا کیا۔ اور پھر (زمین میں) تمام جاندار اشیاء کی تخلیق پانی (سمندروں) میں کی۔ پھر فرمایا:۔

واللہ خلق کل دآبۃ من مآء ج (النور ع ۶)

یعنی تمام جانداروں کی تخلیق پانی سے ہوئی۔ اسی طرح انسان کی ابتداء کے متعلق فرمایا

انا خلقنٰھم من طینٍ لازب۔ (صافات ع ۱) ہم نے انہیں (ابتداءً) لیس دار گیلی مٹی سے پیدا کیا۔

الذی احسن کل شیءٍ خلقہٗ و بدأ خلق الانسان من طین (سجدہ ع ۱)

اس میں بھی یہی فرمایا۔ کہ انسان کی ابتداء بھی گیلی مٹی (سمندروں کے کناروں پر) سے ہی ہوئی۔

الغرض اس سے یہی ثابت ہؤا۔ کہ قرآن مجید نے بھی ذی حیات اجسام کی ابتداء پانی ملی ہوئی مٹی (جو ظاہر ہے ابتداء میں سمندروں کے کنارے ہی ملتی) سے کی۔

ارتقائے حیات

سائنس کی رو سے یک خلیہ اجسام کی پیدائش کے بعد رفتہ رفتہ ان میں ترقی ہوئی۔ اور دوسرے مرحلہ پر ایسے اجسام بنے جو ایک سے زیادہ خلیات کا مجموعہ تھے۔ اکیلا خلیہ اپنے نظامِ حیات میں مکمل تھا۔ مگر ان اجسام کے خلیات مل کر تقسیم کار کے اصول پر نظامِ فعلیات کو سر انجام دیتے تھے۔ ان اجسام میں افزائش ابھی تک تقسیم خلیہ کے اصول پر ہوتی تھی۔ اور ابھی نر و مادہ کی تمیز نہیں ہوئی تھی۔ ان کے بعد کے ارتقائی مراحل کو ذیل میں مختصر کیا جاتا ہے۔

(۱) یک خلیہ اجسام (Single celled Bodies) جن میں جنس اور نوع کی تمیز نہیں تھی۔

(۲) نباتی اور حیوانی خلیوں کی تفریق۔

(۳) ایک سے زائد خلیات والے اجسام۔ ان میں بھی جنس ممیز نہیں ہوئی تھی۔

(۴) مسام دار اور کھردری جھلی والے جاندار

(۵) رینگنے والے جانور۔

(۶) سیپیاں۔ گھونگھے اور جونکیں وغیرہ۔

(۷) کیکڑا۔ پانی میں رہنے والے بچھو۔ مکڑیاں اور دوسرے حشرات۔

(۸) مچھلیاں مگرمچھ وغیرہ۔

(۹) اس کے بعد پانی سے باہر خشکی کی زندگی کا آغاز ہؤا۔ اور تتلیاں۔ پتنگے۔ بھڑیں۔ چھپکلیاں۔ سانپ۔ پرندے۔ چرندے اور انسان کی تکمیل ہوئی۔

اسی طرح جہانِ نباتات میں مرکب الخلیات پودے پیدا ہوئے۔ ان سے بے پھول پودے اور پھر ترقی یافتہ سرسبز جھاڑیاں اور درخت ظہور میں آئے۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ تمام جاندار ارتقاء کے مختلف ادوار سے گزرے۔ اور بدلتے ہوئے ماحول اور غذائی تبدیلیوں کی وجہ سے بدلتے گئے۔ اور آج موجودہ انواع کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ یہ تبدیلی کیوں ہوئی؟

مفکرین نے اس بارہ میں فلسفیانہ گھوڑے دوڑانے کے سوا کچھ نہ بتایا۔ مشہور ادیب اور مصنف ہنری برگسن نے اپنی کتاب Creative Evolution میں لکھا ہے۔

"کیوں آلو کے پودے میں انناس نہیں لگتے۔ یا شیر گوشت کیوں کھاتا ہے۔ زید کیوں کلرک بن جاتا ہے۔ اور کیوں موٹر ڈرائیور یا مداری نہیں بنتا۔ کتا کیوں دوڑتا ہے۔ اس لئے کہ یوں ہی ہونا چاہیئے۔"

مطلب یہ کہ قدرت نے ان کے اندر ایک ازلی قوتِ محرکہ (Elan Vital) رکھ دی ہے۔ اور یہ سب اس کے پابند ہیں۔ تمام کائنات ایک جبری نظام کے نیچے ہے۔ جارج برنارڈ شا نے اپنی کتاب Man and superman کے دیباچہ میں اس اندرونی طاقت کو قوتِ حیات (The force of life) کا نام دیا۔ اور شوپنہار نے اسے مرضیٔ فطرت (The will in Nature) کہا۔ لیکن ایک سائنسدان کے لئے یہ فلسفیانہ تخیل بے معنی ہیں۔ اسے تو حقائق چاہئیں۔ اور اس صورت میں وہ ناپید ہیں۔

قرآن مجید میں ارتقائے حیات کے متعلق مجملاً بتایا گیا ہے۔ واللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنھم من یمشی علی بطنہ ومنھم من یمشی علی رجلین ج ومنھم من یمشی علی اربع۔ یخلق اللہ مایشاء ان اللہ علی کل شئ قدیر (نور ع۵)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے تمام جانداروں کی تخلیق پانی سے کی۔ پھر ان میں بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں اور ان میں سے بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس قسم کے تنوع اور انقلاب پر قادر ہے

آیہ میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے بعد مختلف انواع میں تقسیم کو اپنی منشاء کے مطابق قرار دیا۔ یہ منشاء الٰہی کیوں تھا۔ فرمایا

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا (بقرہ ع۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے تمام ارضی مخلوق پیدا کی۔

پھر اس پیدائش میں سے وہ انواع باقی رہیں۔ جو انسان کے لئے مفید تھیں۔ جو کسی طور پر مضر نہیں یا خطرناک نہیں۔ انہیں نابود کر دیا فرمایا

واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض (الرعد۔ ع۲)

صرف مفید خلائق اشیاء ہی زمین میں رہنے کے لائق ہیں۔ سائنس نے تو بقائے اصلح کا عمومی قانون بیان کیا تھا۔ مگر قرآن حکیم نے "اصلح" کے لئے نافع الناس ہونے کی مزید شرط عائد کر دی اور اس اصل کو مقرر کرنے کے بعد تمام مراحل میں اس کی نگرانی کی۔ فرمایا

وما کنا عن الخلق غافلین (مومنون ع۱)

ترجمہ:- اور ہم تخلیق کے تمام ادوار کے دوران میں بنیادی اصل (واما ما ینفع الناس) سے غافل نہیں ہوئے

ابتدائی تخلیق میں نر و مادہ کی عدم تفریق کے متعلق فرمایا۔

خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا (نساء ع۱)

یعنی (تمام جانداروں بشمول) انسان کی تخلیق ایک جاندار سے کی گئی ہے (جس میں نر و مادہ کی تمیز نہیں تھی) اور پھر اس (واحد الخلیہ نفس) سے ہی اس کا زوج نکالا۔

علمائے سائنس کی تحقیق بھی یہی بیان کی گئی ہے کہ ابتدائی ذرۂ حیات چاہے وہ یک خلیہ امیبا (Amoeba) ہو یا کیڑا جراثیم (Bacteria Plague) میں جنس کی تمیز نہیں تھی۔ اور اس کی افزائش منقسم اور منشعب ہو کر عمل میں آتی تھی۔ بعد میں ایک سے زیادہ خلیات والے اجسام (Multicellular Organisms) بنے۔ تو ان میں نر و مادہ کی تمیز ہوئی طا اس رحلہ کے بعد رینگنے والے جانوروں چوپایوں اور دو پاؤں پر چلنے والے حیوانات کا ذکر ہے۔ جو موجودہ تحقیقات کے عین مطابق ہے۔ دو پاؤں پر چلنے والے انسان کو بھی انہی حیوانات کے زمرہ میں شامل کر کے اشارہ کیا گیا کہ اس کی تخلیق اور ارتقاء بھی دوسرے حیوانات کی طرح ہی عمل میں آئی۔ اسلئے کہ سائنس اس بات کو پایۂ تحقیق تک پہنچا چکی ہے کہ تمام عالم حیوانات میں کوئی جانور عادتاً دو پاؤں پر نہیں چلتا۔ بندر اور گوریلا وغیرہ صرف ضرورتاً پچھلے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں

(باقی)

طا آیہ و من کل شئ خلقنا زوجین (ذاریات)

میں ہر شئے میں زوجیت کے نظام کا ذکر ہے اس قرآنی دعوے پر دلائل ایک علیحدہ بیان چاہتے ہیں۔ اور اسے کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتا ہوں

وما توفیقی الا باللہ الموفق

یوم وفات مسیح موعود۔ اور جماعت احمدیہ

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ

برادران کرام! خدائے حی و قیوم کے سوا کون ہے۔ جو اس امر کا دعوے کر سکے کہ مجھے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے! انبیاء و اصفیاء اور دیگر اہل اللہ آئے اور اپنے فرائض منصبی سرانجام دے کر دنیا جہان سے رحلت فرما گئے۔ موت و حیات کا سلسلہ روز ازل سے چلا آتا ہے۔ لیکن برگزیدگان الٰہی اور دنیا داروں کی موت و حیات میں بعد المشرقین ہے۔ اول الذکر بزرگ ترین وجود دنیا میں پیدا ہوتے ہیں تو ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ زمین و آسمان کے خالق و مالک کے لئے وقف اور اس کی پیدا کردہ مخلوق کی بہتری اور بہبودی میں کٹتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ان کی زندگی کا اولین فرض ہوتا ہے۔ جسے وہ نہایت خوش اسلوبی اور دلی توجہ کے ساتھ سرانجام دیتے ہیں اور اس راہ میں اگر انہیں قسم قسم کے مظالم اور تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ تو وہ برداشت کرتے ہیں اور ہمہ وقت اپنے مقصد کے حصول میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بالآخر اسی راہ میں وہ اپنی جان عزیز تک کو قربان کر دیتے ہیں۔

ایسے ہی مقبولان الٰہی میں سے اس زمانہ میں ایک برگزیدہ انسان پیدا ہوا۔ جب وہ عالم بلوغت کو پہنچا تو خدا تعالیٰ کی نظر انتخاب اس پر پڑی۔ اس نے دنیا والوں کو پیغام رشد و ہدایت دینے والوں کے لئے آج سے پینسٹھ برس قبل باذن الٰہی کمر باندھی اور سرزمین قادیان سے کھڑا ہوا خدا تعالیٰ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت اہل دنیا کے قلوب معبودان باطلہ کی غلامی اختیار کر چکے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس مشن کی بیخکنی کے لئے افواج شیطانی شب و روز مصروف ہیں اور چاروں طرف تاریکی و ظلمت کے بادل چھا چکے ہیں۔ اور نسل آدم نے اپنی پیدائش کی علت غائی کو اس زمانہ میں نظرانداز کر دیا ہے۔ تو میرا نام لے کر کھڑا ہو۔ اور روحانی آفتاب عالمتاب صلے اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہو کر ظلمتکدوں میں آسمانی نور کی شعلیں روشن کر دے اور یہ بھی یاد رکھ! کہ تیرے مشن کو مٹانے کے لئے ہر قسم کی طاقتیں میدان عمل میں نکلیں گی۔ لیکن میں تیرا حامی و ناصر ہوں۔ میں تجھے کہتا ہوں کہ تو دنیا میں ببانگ دہل یہ اعلان کر دے۔ کہ

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"

خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعودؑ دعوۂ ماموریت کے بعد پینتیس برس سے زائد عرصہ تک دنیا میں بحیات رہا ہے۔ اس کے دعوے سے قبل اور مابعد کی زندگی اپنوں اور بیگانوں کے سامنے ہے سبھی جانتے اور مانتے ہیں کہ وہ اپنے ایام زندگی میں خدا تعالیٰ کے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق اور آپ کے لائے ہوئے دین الاسلام کا صحیح معنوں میں فدائی و جاں نثار تھا۔ اس نے اپنی تمام زندگی خدا تعالیٰ کے دین کی منادی اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ میں صرف کر دی۔ ہر میدان مقابلہ میں اس نے اسلام کے حریف عیسائی پادریوں اور آریہ پنڈتوں اور دیگر مذاہب کے پرچارکوں کو دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے شکست فاش دی۔ وہ زندگی بھر فتح نصیب جرنیل کی سی پوزیشن رکھتا تھا۔ کون تھا؟ جو اس کے دلائل و براہین کی تاب لاتا۔ اس نے تلاطم خیز طوفانوں اور خطرناک حوادث سے کشتیٔ اسلام کو نجات دلائی۔ اور اپنے بعد ایک ایسی جماعت چھوڑی کہ جو دنیا کے ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے نام کی بلندی اور اس کے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و توقیر کے قیام کے لئے نہ صرف اپنے اموال قربان کر رہی ہے۔ بلکہ اسی جماعت کے بیسیوں نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے دنیا کے طول و عرض میں نعرۂ حق بلند کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔

اے طالبان صداقت و متلاشیان حق! خدارا اس مقدس انسان کے محیر العقول روحانی کارناموں پر غور کرو اور اس کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں جو مذہبی دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا ہوا ہے اسے مشاہدہ کرو۔ تو آپ پر روز روشن کی طرح اس حقیقت کا انکشاف ہو جائے گا کہ فی الحقیقت یہ مقدس انسان خدائے عزیز و حکیم ہی کے اذن سے کھڑا ہوا تھا نہ کہ از خود

جس طرح اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کے روحانی وجود ہونے پر دال ہے۔ اسی طرح اس کی وفات خدائی پیشگوئیوں اور وعدوں کے مطابق ہوئی۔ جو اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ وہ نبی یہ انسان خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور تھا۔ دیکھو خدائے علیم و خبیر نے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی عمر کے آخری حصہ میں متعدد بار اس امر کی اطلاع دی کہ تیری وفات کا دن قریب ہے۔ چنانچہ آپ نے جنوری ۱۹۰۶ء میں جو رسالہ "الوصیت" نامی شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے خدا تعالیٰ کے کلام کو یوں درج فرمایا ہے کہ

"اب تیری اجل قریب آ گئی ہے۔
بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی!

اسی رسالہ میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ "خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا ـــــ اور مجھے ایک جگہ دکھلائی۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی" (الوصیت)

اسی طرح وفات سے چھ یوم قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ

"الرحیل ثم الرحیل والموت قریب"

یعنی اب رحلت کا وقت آ گیا ہاں رحلت کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔

غرض حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندگی کے آخری ایام میں اپنی وفات کی خبریں دی گئیں۔ جن کے مطابق بالآخر وہ دن آ گیا جس دن کہ خدا تعالیٰ کا یہ برگزیدہ مسیح موعود اپنی پیاری جماعت کو داغ مفارقت دے کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے مبعوث کرنے والے مولا کریم کے حضور چلا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

دنیا میں لاکھوں کروڑوں انسان پیدا ہوتے اور مرتے ہوتے بھی ہیں لیکن ایسی بزرگ ہستیاں جنہوں نے اپنی زندگیاں راہ خدا میں وقف کر رکھی ہوں

باقی صفحہ پر

بجٹ ۵۵-۱۹۵۴ء سو فی صدی پورا کرنے والی جماعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سال ۵۵-۱۹۵۴ء ختم ہو چکا ہے۔ اور اب یکم مئی ۱۹۵۵ء سے نیا مالی سال شروع ہو گیا ہے۔ گذشتہ سال جن جماعتوں نے اپنے بجٹ سو فی صدی پورے کر دیئے تھے ان کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عہدیداران متعلقہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آئندہ بھی انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں کو باحسن طریق سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ضلع جھنگ

محلہ جات ربوہ:۔ (دارالصدر غربی۔ دارالصدر شرقی۔ دارالرحمت۔ دارالنصر) احمد نگر۔ لگی نو۔

ضلع لائل پور

لائل پور۔ چک ۲۷۸ شیرکا۔ چک ۱۲۱ گوگھووال۔ چک ۳۳ ۴ ۔ دھیرو کے۔ چک ۹۶ صریح۔ چک ۶۰ کھیم سنگھ والا۔ کمالیہ۔ چک ۴۰ گ ب۔ ڈجکوٹ۔ چک ۲۵ گ ب سرلی دال۔ چک ۲۴۵ گ ب۔ پیر محل۔ چک ۳۶۹ جودھانگری۔ چک ۵۱۹ گ ب۔

ضلع شیخوپورہ

شیخوپورہ۔ سید والہ۔ مریدکے۔ شاہ مسکین۔ کرتو۔ پٹھوری۔ بھوبڑکانہ۔ سانگلہ ہل۔ چک ۹۔ نواں کوٹ۔ کوٹ دیالداس۔ چک ۸ رتی۔ چک ۱۳۰ چیلکے۔ مڑھ بلوچاں۔

ضلع لاہور

جماعت احمدیہ لاہور۔ ایک بڑی جماعت کا سو فیصدی بجٹ پورا کرنا آسان کام نہیں۔ اس لئے امیر صاحب لاہور کی مساعی نہایت قابل قدر ہے۔ رائے ونڈ۔ قصور۔ ہانڈو گوجر۔

ضلع گوجرانوالہ

گوجرانوالہ۔ گجو چک۔ سوہلنکی۔ رسول نگر۔ چک پٹھان۔ پیر کوٹ ثانی۔ احمد نگر۔ نوکی۔ ایمن آباد۔

ضلع سرگودھا

سرگودھا۔ خوشاب۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۹۹ شمالی۔ مجوکہ۔ روڈہ۔ چک ۸۸ شمالی۔ شاہ پور صدر۔ چک ۳ ایم۔ بی۔

ضلع گجرات

گجرات۔ منڈی بہاؤالدین۔ کنجاہ۔ مونگ۔ ڈنگہ۔ چک سکندر۔ پوڑانوالہ۔ اسماعیلہ۔ گھٹیڑ۔ بھیلاں۔ رجوعہ۔ انجنیئرنگ سکول رسول۔ دھیر کے کلاں۔

ضلع جہلم

جہلم۔ پنڈ دادنخان۔

ضلع کیمبل پور

کیمبل پور۔ کوٹ فتح خاں۔ مانسر کیمپ۔ درہ کیمپ۔

ضلع راولپنڈی

کوہ مری ٹیکسلا۔ کہوٹہ

ضلع ڈیرہ غازیخاں

بستی رنداں۔ گل گھوٹو

ضلع سیالکوٹ

سیالکوٹ چھاؤنی۔ سیکھواں۔ فالووالہ۔ بھروپ۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ دانہ زیدکا۔ چونڈہ۔ گھوگے۔ گدیاں۔ کوٹ بھارا۔ کاہلیکے۔ ناگریے۔ گوہدپور۔ تلونڈی کھجور والی۔ سوہاڈیروالہ۔ دولت پور۔ شہزادہ۔ سلیہریاں۔ مرل۔ جاگر۔ یانگا۔ نوروے۔

صوبہ سرحد

نوشہرہ چھاؤنی۔ درسرائے نورنگ۔ مانسہرہ پشاور۔

ضلع ملتان

ملتان چھاؤنی۔ خانیوال۔ لودھراں۔ علی پور ملتان۔ چک $\frac{۹۱}{E.B}$۔ میاں چنوں۔ منڈی بوریوالہ۔ چک $\frac{۱۰}{۱۰-R}$۔ چک $\frac{۲۳}{W.B}$۔ چک ۸ گلزار۔ چاہ کسووالہ۔ جلہ ارائیاں۔ چک $\frac{۲۹}{W.B}$۔ زیدپور۔

ریاست بہاولپور

بہاول نگر۔

مظفر گڑھ

مظفر گڑھ۔

ضلع منٹگمری

پاکپٹن۔ چک $\frac{۶}{۱۱-L}$۔ چک $\frac{۵۵}{۲-L}$ محمود پور۔ چک $\frac{۲۴۵}{E.B}$۔ چک $\frac{۹۰}{۱۲-L}$

سندھ

حیدرآباد۔ کمال ڈیرہ۔ کوٹ احمدیاں۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ نواب شاہ۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ کنری۔ ظفر آباد اسٹیٹ۔ دیہہ لدھی۔ کوٹ عبداللہ۔ ٹنڈو اللہ یار۔ دادھن سیمنٹ ورکس روہڑی۔ نواں کوٹ احمدیاں۔ گوٹھ ننھے خاں۔ دیہہ جہاہٹ۔ نوکوٹ سانگھڑ۔

جماعت احمدیہ کراچی نے بھی اپنا بجٹ تقریباً سو فی صدی پورا کر دیا ہے بوجہ اس کے کہ ۵۵-۱۹۵۴ء میں اس جماعت پر اور بھی بار پڑا ہے اس سال (۵۵-۱۹۵۴ء) کا بجٹ پورا کرنا شاندار کارنامہ ہے۔

پنجاب کیڈٹ کالج حسن ابدال

فرسٹ ایئر کلاس میں داخلے کیلئے درخواستیں ۱۵/۶/۵۵ تک طلب کی گئی ہیں۔ یہ کالج ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) ٹریننگ سکول کوئٹہ کیلئے طلباء کو تیار کرتا ہے۔ بلند تعلیمی معیار کے علاوہ اعلیٰ جسمانی تربیت اور لیڈرشپ کی خوبیاں پیدا کرنا اس کا نصب العین ہے

شرائط:۔ باشندہ پنجاب یا سرحدی صوبہ۔ میٹرک فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج۔ تاریخ پیدائش ۱۹۳۸ء سے پہلے کی ہرگز نہ ہو بعد کی ہو۔ اخراجات کالج قریباً ۸۰۰ روپے سالانہ مستحقین کو بارہ بارہ صد روپیہ سالانہ وظائف دیئے جاتے ہیں۔ فارم ہائے درخواست و پراسپکٹس پرنسپل کالج سے ۲/۸ آنہ کا واپسی لفافہ ارسال کر کے طلب ہوں۔ (وصول لاہور ۲/۵/۵۵)

ناظر تعلیم وتربیت ربوہ

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک سٹور کیپر اور دو لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار مستعد اور میٹرک پاس ہونے چاہئیں۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی تنخواہ کا گریڈ ۵۰-۳-۸۰ ہوگا مہنگائی الاؤنس وغیرہ اس کے علاوہ۔ درخواستیں ۱۰/۶/۵۵ تک کالج میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ایسے میٹرک فیل طلباء بھی درخواستیں دے سکتے ہیں جو میٹرک کے سائنس کے مضمون میں پاس ہو چکے ہوں۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار خادم سلسلہ ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں گرفتار ہے۔ تمام ...... صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ وہ درد دل سے میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے اور ہر حال میں میرا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سید صمصام الدین احمد مبلغ اڑیسہ

(۲) میرے لڑکے عمی احمد حیات نے امسال محکمانہ امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کیلئے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حیات از ہیبت ویہ پور)

(۳) میرے لڑکے امجد محمود کو بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے لڑکے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(والدہ عبدالسلام ۶۰ فلیمنگ روڈ لاہور)

(۴) مجھے کچھ عرصہ سے سلسلہ ملازمت میں چند مشکلات درپیش ہیں۔ احباب اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات دور فرمائے آمین۔ نیز میرے ایک عزیز محمد اکرم نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد حسین احمدی)

(۵) میرے چچا بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ رشید احمد ارشد پتوکی ضلع لاہور

(۶) میرا لڑکا محمد صدیق دماغی توازن خراب ہونے کی وجہ سے مینٹل ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے بیماری سے نجات دے۔ آمین

غلام رسول ضلع سیالکوٹ

(۷) خاکسار کے چچازاد بھائی محمد سلطان احمد چک ۵۵ گ۔ ب ضلع لائلپور چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت دے۔ (محمد طفیل لائق)

(۸) امسال میرے چچا صاحب نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے اور بندہ کا بھی سیلنڈ پریفیشنل بی۔ وی۔ ایس۔ سی کا امتحان شروع ہونے والا ہے نیز بندہ کے چند دوستوں نے بھی میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ ان سب کی کامیابی کیلئے تمام احباب سے درخواست دعا ہے (عبدالباسط۔ لاہور)

(۹) میرا دوست خان نعمت اللہ خاں کافی عرصہ سے بوجہ خرابی انتڑیوں کے بیمار چلا آ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل کرے اور صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ خورشید عباسی بھیرہ بس سروس سرگودھا

(۱۰) مکرم چودھری حیات محمد صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حج کرنے کے لئے سائیکل پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ ان کا خط آیا ہے کہ اس وقت وہ ایران خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت کو السلام علیکم اور درخواست دعا عرض کرتے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

اقبال احمد جالندھری دفتر محافظ مرکز ربوہ

مسئلہ کشمیر کا نیا حل

"حال ہی میں پاکستان اور ہندوستان کے وزراء اعظم کی مسئلہ کشمیر اور دیگر متنازعہ فیہ مسائل پر جو کانفرنس دہلی میں ۱۴ تا ۱۸ مئی ہوئی اس کے بعد ایک مشترکہ اعلان کے ذریعہ عوام کو بتایا گیا کہ وزراء اعظم ہندو پاکستان نے مسئلہ کشمیر کو ایک نئے زاویہ سے دیکھا ہے اور یہ زاویہ گذشتہ طریقوں اور زاویوں سے بالکل مختلف ہے۔

ہندو پاکستان کے اخبارات اس نئے زاویہ پر اپنے تجسس اور علم کے مطابق قیاس آرائیاں شروع کریں گے۔ ہم بھی آج اس زاویہ کا تجزیہ کرتے ہوئے قارئین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نیا زاویہ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کو آزاد اور خود مختار رکھا جائے۔

مسئلہ کشمیر ہندو پاکستان کے لئے گذشتہ آٹھ سال سے ایک متنازعہ فیہ مسئلہ بنا ہوا ہے جس کے ساتھ اب ہندوستان دیگر مسائل کھڑا کر رہا ہے۔ حالانکہ کشمیر کے مسئلہ کے ساتھ کسی دوسرے متنازعہ فیہ مسئلہ کا تعلق نہ تھا۔ یہ چالیس لاکھ انسانوں کی آزادی اور غلامی کا مسئلہ تھا جو گذشتہ صدی سے لاینحل چلا آ رہا ہے۔ اور برطانوی سامراج اس مسئلہ کو حل ہونے نہیں دیتا تھا۔ اور ریاستی عوام کو آزادی سے محروم کئے جاتا تھا حالانکہ جسمانی طور پر ان پچیس لاکھ باشندگان ریاست کو طاقت کے بل بوتے پر دبائے رکھا گیا مگر ذہنی طور پر انہیں اپنا گرویدہ نہ بنا سکا۔ کیونکہ طاقت جسم پر ہی استعمال کی جا سکتی ہے ذہن پر نہیں۔

وقت آنے پر ریاست کے عوام نے بغاوتوں پر بغاوتیں کیں اور انگریزی سامراج کے جانے کے بعد ۱۹۴۷ء کی کامیاب بغاوت نے غیر ملکی مدعی حکمرانوں کو کشمیر چھوڑنے پر آمادہ کیا۔

مسئلہ کشمیر گذشتہ آٹھ سال سے اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے سامنے ہے جس نے کئی قرار دادوں کے ذریعہ یہ طے کیا تھا کہ ریاست میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ عام رائے شماری کے ذریعہ "حق خود ارادیت" دیا جائے۔ ریاست کو "قانون آزادی ہند" کی رُو سے بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ ریاست ہندو پاکستان میں کسی ایک مملکت کے ساتھ بحیثیت ایک وحدت کے الحاق کر سکتی ہے۔ یا آزاد اور خود مختار رہ سکتی ہے۔ مگر ہندوستانی حکومت نے اس "حق خود ارادیت" کو روبعمل نہ آنے دیا اور طرح طرح کے روڑے اٹکائے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ رائے شماری میں وہ بُری طرح شکست کھائے گا اور دنیا کے سامنے مُنہ دکھانے کے لائق نہ رہے گا اور دنیا اس کے جمہور نواز دعاوی کو پرکھ لے گی۔ ریاست کے فیصلے سے ہندوستان کا وقار دنیا میں گر جائیگا لہذا ہندوستان کی حکومت نے کبھی ناظم رائے شماری اور کبھی فوجوں کی کمی یا زیادتی اور کبھی مقبوضات کی حکومتوں کی تشکیل اور کبھی امریکی امداد کا بہانہ بنایا اور اپنی خفت کو مٹانے کے لئے آج تک رائے شماری نہیں ہونے دی۔

گذشتہ برسوں میں یہی زاویہ نگاہ تھا کہ کہ ریاست کا الحاق یا تو ہندوستان سے ہو یا پاکستان سے یا پھر ہندوستان کی یہی کوشش تھی کہ ریاست تقسیم ہو اور مسلم اکثریت والا علاقہ پاکستان کو دیا جائے اور ہندو اکثریت جو درحقیقت کوئی علاقہ نہیں ہے ہندوستان کو دیا جائے۔ مگر اس تقسیم پر نہ وادی کے لوگ راضی تھے۔ اور نہ مہاجرین کشمیر اور آزاد کشمیر کے عوام۔ نہ ہندوستان کے چار کروڑ مسلمان اور نہ پاکستان کے عوام اور نہ ہندوستان کے منصف مزاج ہندو۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ ہندوستان کے چار کروڑ مسلمانوں پر سے اعتبار اُٹھ جائے گا۔ فرقہ پرست ہندو ان کروڑوں مسلمانوں کو ترک وطن کرنے پر مجبور کریں گے۔ پاکستان کے ڈیڑھ کروڑ غیر مسلم اقلیت پر بھی اس کا ردّ عمل ہوگا۔ ہندو پاکستان میں پھر نئے سرے سے مہاجرت کا سلسلہ شروع ہوگا اور دونوں مملکتوں کے تعلقات کشیدہ ہوں گے۔ پاکستان اور ہندوستان جو دنیا کے امن پارٹ ادا کرنا چاہتے ہیں اس میں خلل واقع ہوگا۔

پرانے زاویہ نگاہ میں حسب ذیل صورتیں ہو سکتی تھیں۔

(۱) عام رائے شماری کے ذریعہ ہندو پاکستان کا الحاق (۲) فوجیوں میں آر پار کمی (۳) ناظم رائے شماری کا تقرر (۴) تقسیم کشمیر۔ (۵) لڑائی کا امکان۔

اب ہم ایک ایک کر کے ان امور کا تجزیہ کریں گے۔

(۱) عام رائے شماری میں ہندوستان کی شکست یقینی ہے۔ لہذا وہ رائے شماری کیلئے تیار ہی نہیں ہے۔ اور نہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں مجبور کر سکتی ہے کہ وہ رائے شماری کرائیں۔ لہذا عام رائے شماری کے ذریعہ فیصلہ کرنے کا سوال ان کے نزدیک پیدا نہیں ہوتا لہذا (۲)

(۳) ناظم رائے شماری۔ فوجوں کی تعداد کا مقرر کرنا۔ امریکی امداد سب بہانے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور نہ معلوم کتنے بہانے تیار کئے جاتے اور کسی مرحلہ پر رائے شماری نہ ہونے دی جاتی۔

دوسری طرف لڑائی کا امکان جنوری ۱۹۴۹ء کے بعد دوبارہ جنگ چھڑنے کا احتمال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ درحقیقت لڑائی روس اور امریکہ کی ہے ہندوستان اور پاکستان کی یہی کوشش ہے کہ لڑائی کا خیال ترک کر دیا جائے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ (باقی آئندہ)

(ہفت روزہ آواز حق ۱۸ مئی ۱۹۵۵ء)

سیکرٹریان مال کے لئے ضروری اعلان

بعض اہم مصالح کے پیش نظر نظارت بیت المال نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ چندہ عام کی وصولی کی تفصیل بھی مقامی جماعتوں سے اسی طرح حاصل کی جایا کرے۔ جس طرح حصہ آمد کی تفصیل آتی ہے پس آئندہ تمام سیکرٹریان مال کے لئے لازمی ہے۔ کہ چندہ بھیجتے وقت چندہ عام کی رقم کی مکمل تفصیل ساتھ روانہ کیا کریں۔ کہ اس رقم میں کس کس دوست کی طرف سے کتنی کتنی رقم شامل ہے۔ یعنی چندہ عام دینے والے کا مکمل نام رقم اور اگر وہ سابقہ بقایا دار ہو۔ تو مختصر کوائف کہ کس عرصہ کا بقایا ہے۔ تحریر کئے جائیں۔ اس اعلان سے پہلے یکم مئی ۱۹۵۵ء کے بعد جو رقوم بھیجی گئی ہوں۔ ان کی تفصیل بھی اب بھجوا دی جائے۔ (ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

یوم وفات حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت احمدیہ بقیہ صفحہ ۵

اور یوم وفات تک اپنے عہد کو نبھایا ہو) واقعی قابل رشک اور صد افتخار کا باعث ہستیاں ہوا کرتی ہیں۔ ایسی تمام قابل فخر ہستیوں پر جب موت آتی ہے۔ تو اس لئے نہیں آتی۔ کہ ہمیشہ کے لئے ان کا نام و نشان مٹا دے۔ بلکہ ان کی وفات حسرت آیات تو درحقیقت اخروی زندگی کے حصول کا ایک پیش خیمہ ہوتی ہے۔ دنیا سے بلحاظ جسم کے تو یہ وجود باوجود رحلت فرما جاتے ہیں لیکن ان کی روحانی یاد ہر آن اور ہر زمان زندہ اور باقی رہتی ہے۔ اور آئندہ آنے والی سعید نسلیں ان کا نام عزت و توقیر سے لیتی اور ان کے نقش قدم پر چلنا اپنے لئے باعث فخر قرار دیتی ہیں۔ اور بعد از وفات یہ بزرگ وجود اپنے منعم حقیقی کے ہاں ایک لازوال روحانی زندگی پاتے ہیں۔ اور ملائکۃ اللہ اور دیگر مقربانِ الٰہی ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

اے فرزندانِ احمدیت! ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے دن خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعودؑ ہم سے رخصت ہوا تھا۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ کہ اس نے ہم کو اس کے قبول کرنے کی سعادت اور توفیق بخشی۔ لیکن محترم بھائیو! اور بزرگو!! جو مقدس مشن خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعودؑ ہم میں چھوڑ گیا ہے۔ اس کی اشاعت میں کوشش کرنا آج ہمارے لئے ازبس ضروری امر ہے۔

پس چاہیئے کہ ہر مخلص احمدی اپنے اندر وہی جذبۂ ایثار و قربانی پیدا کرے۔ جو کہ ایک مومن کے شایانِ شان ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیحؑ اپنی جماعت کے ہر فرد میں دیکھنے کا متمنی تھا۔ لہٰذا آج کے دن از سر نو ہر احمدی کو اس امر کا عہد کر لینا چاہیئے کہ ؎

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

انوار السادات ہفتے کو کراچی آ رہے ہیں

قاہرہ ۲۶ رمئی۔ مصری وزیر مملکت اور اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل بریگیڈیر انوار السادات اس ہفتہ کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ پختونستان کے متعلق پاکستان اور افغانستان میں سمجھوتہ کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں گے۔

بجلی کے پنکھوں کی صنعت

کراچی ۲۶ رمئی۔ ٹیرف کمیشن کی سفارش پر حکومت نے بجلی کے پنکھوں کی دیسی صنعت کو اس سال اسو اگست تک کے لئے بیرونی مقابلے سے بچانا منظور کر لیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
(مینیجر)

امریکہ نے پاکستان کو ۶۵ لاکھ ڈالر کی فاضل زرعی اشیاء خریدنے کی اجازت دے دی

زرعی ادائیگی پاکستانی روپوں کی صورت میں کی جائیگی

کراچی ۲۶ مئی۔ حکومت پاکستان کی طرف سے کل سرکاری طور پر ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکہ نے پاکستان کو ۶۴ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کی فاضل زرعی اشیاء خریدنے کی اجازت دے دی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جو اشیاء بھی خریدی جائیں گی۔ ان کی ادائیگی پاکستانی روپوں میں کی جائے گی۔ گذشتہ مارچ میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے تھے۔ جس کے تحت یہ انتظام کیا گیا ہے۔ اس کی رو سے پاکستان امریکہ سے السی کے بیج اور روئی خریدے گا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ سے ۵۲ لاکھ ڈالر کی مالیت کی روئی خریدی جائے گی۔ جس کے عوض برطانیہ سے سوتی کپڑا حاصل کیا جائے گا۔ تقریباً ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کے السی کے بیج خریدے جائیں گے۔ جو کہ مشرقی پاکستان کی ضرورت پورا کریں گے۔

ایک خبررساں ایجنسی کی اطلاع ہے۔ کہ امریکی اقتصادی امداد کے معاہدے کے تحت فرانسیسی حکومت پاکستان کو کپڑا مہیا کرے گی۔ توقع ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان کراچی میں ایک معاہدے پر دستخط ہوں گے

لاہور ۲۶ مئی۔ مسٹر جسٹس ایس اے رحمن نے کل لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کا چارج لے لیا۔

نیو یارک میں اسلامی مرکز کے قیام کا فیصلہ

نیو یارک ۲۶ مئی معلوم ہوا ہے کہ نیو یارک میں ایک اسلامی مرکز قائم کیا جائے گا۔ جس کے ساتھ ایک مسجد ایک ادارہ اور ایک معاشرتی کلب ہوگی۔ یہ فیصلہ نماز عید کے موقع پر کیا گیا ہے۔ جس میں ۵۰۰ کے قریب مسلمانوں نے نماز عید ادا کی۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ اسلامی مرکز کی ایک مشاورتی کونسل قائم کی جائے گی جس کے ممبر اقوام متحدہ میں اسلامی ملکوں کے وفود کے سربراہ ہوں گے۔

تہران میں پاکستانی ٹیم کا شاندار استقبال

کراچی ۲۶ مئی۔ پاکستان کی فٹ بال ٹیم ۲۲ مئی کو پاکستانی فضائیہ کے ایک طیارہ میں طہران پہونچی۔ جونہی ٹیم طیارے سے اتری۔ ایرانی فوج کے ایک بینڈ نے پاکستان اور ایران کے قومی ترانے بجائے۔

پاک بھارت تجارتی بات چیت

ملتوی ہو گئی

کراچی ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے، کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کراچی میں جو تجارتی بات چیت شروع ہونے والی تھی۔ وہ ملتوی ہوگئی ہے خیال ہے کہ دونوں ملکوں کے حکام کی بات چیت اب غالباً جون کے وسط میں کراچی میں ہوگی۔ بات چیت ملتوی ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے۔ کہ بھارت نے ضروری کاغذات مکمل نہیں کئے تھے۔

ڈاکٹر علی شاسترو کینٹون میں

کینٹون ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر علی شاسترو جکارتا سے بذریعہ طیارہ کل یہاں پہنچے۔ ڈاکٹر علی شاسترو چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے بات چیت کے لئے پیکنگ جا رہے ہیں۔ خیال ہے کہ پیکنگ میں وہ ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔

امریکہ کی ہوائی برتری

واشنگٹن ۲۶ مئی۔ امریکہ کے وزیر دفاع نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ امریکی فضائیہ کو روس پر برتری حاصل ہے ہم نے چند سالوں میں اپنے جہازوں کو دنیا کی تمام طاقتوں سے بہتر بنا لیا ہے۔

تلاش گمشدہ

ہمارا پوتا بنام مرتضےٰ صادق قریب دو ماہ سے غائب ہے۔ اس کا آخری خط سرگودھا سے آیا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ ۲۵ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں۔ اور جلدی ربوہ آؤں گا۔ مگر اس کے بعد نہ اس کا کوئی خط آیا۔ اور نہ وہ خود آیا۔ اس کی عمر ۱۷ سال کے قریب ہے۔ مرتضےٰ صادق تیسری جماعت تک پڑھا ہوا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا کچھ حال معلوم ہو۔ تو مہربانی کر کے ہمیں اطلاع دے۔

مفتی محمد صادق ربوہ ضلع جھنگ۔

پاکستان کا آئین برطانوی طرز کا ہوگا

جنیوا پہنچ کر وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی کا اعلان

جنیوا ۲۶ مئی۔ پاکستان کے وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل یہاں پہنچ کر کہا کہ پاکستان کا آئین برطانوی طرز کا ہوگا۔ لیکن پاکستان کی پارلیمنٹ کا صرف ایک ایوان ہوگا۔ مسٹر سہروردی آج صبح روم سے جنیوا پہنچے اور جنیوا میں مختصر قیام کے بعد زیورچ روانہ ہو گئے۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد آجکل بحالیٔ صحت کیلئے زیورچ میں مقیم ہیں۔

جنیوا میں "ایجنسی فرانس پریس" کے نمائندہ سے ایک انٹرویو میں پاکستان کے وزیر قانون نے بتایا کہ زیورچ میں گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد سے بعض اہم مسائل پر گفتگو کروں گا۔ اگر گورنر جنرل پاکستان نے اتفاق کیا تو پاکستان کی نئی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس جون کے اواخر یا جولائی کے اوائل میں طلب کیا جا سکے گا۔ یہ اسمبلی پاکستان کا آئین تیار کرے گی۔

مسٹر سہروردی سے پوچھا گیا کہ "پاکستان کا آئین کس طرز کا ہوگا" مسٹر سہروردی نے جواب دیا کہ "پاکستان کا آئین برطانوی آئین کی طرز پر بنایا جائے گا۔ لیکن پاکستان پارلیمنٹ کا صرف ایک ایوان ہوگا۔ مسٹر سہروردی نے بتایا کہ وہ گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات کرنے کے بعد لنڈن جائیں گے جہاں وہ برطانوی ماہرین قانون سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کھوکھراپار کے راستے مغربی پاکستان میں ہندوستانی مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ تا ہنوز جاری ہے اور ہر ہفتہ ایک ہزار سے زائد ہندوستانی مسلمان پاکستان آ رہے ہیں مصدقہ شمار و اعداد کے مطابق ۲۱ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران ۱۴۸۱ اشخاص ہندوستان سے ہجرت کر کے مغربی پاکستان آئے ہیں۔

مسٹر غلام محمد کی صحت اطمینان بخش ہے

زیورچ ۔ ۲۶ مئی۔ امراض دل کے مشہور ماہر ڈاکٹر لوئی فلر نے کل یہاں گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد کا معائنہ مکمل کرنے کے بعد ان کی صحت کو اطمینان بخش قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا "مسٹر غلام محمد میرے پاس علاج کیلئے نہیں آئے کیونکہ انہیں علاج کی ضرورت ہی نہیں" یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ کب تک زیورچ میں قیام فرمائیں گے۔

آئندہ وزیر اعظم ہریجن ہونا چاہیئے

ہردوار ۲۵ مئی۔ گذشتہ روز ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ بھارت کا آئندہ وزیر اعظم آدی باسی یا ہریجن ہو" پنڈت نہرو نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اب انہیں ذات پات کی تفریق کو ترک کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا ہے "ہر شہری کے لئے یکساں حقوق کا خواب اس وقت شرمندہ تعبیر ہوگا جب وہ لوگ بھی بھارت میں اعلیٰ عہدے حاصل کر سکیں گے جنہیں اچھوت اور کمتر سمجھ کر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔